قلم

شاعر آلِ محمد سید قائم مہدی نقوی ساحرؔ اجتہادی (کراچی)

میں ساحرؔ ہوں قلم معجز بیاں ہے
کہ یہ معجز نما کا مدح خواں ہے

عصا ہے یہ کلیم طور فن کا
علمدار تخیل کا نشاں ہے

کرن ہے آفتاب منقبت کی
جبھی تو بزم اس سے ضوفشاں ہے

الف ہے ابجد شعر و سخن کا
یہ راہ فن میں میر کارواں ہے

علم ہے تاجداران ہنر کا
شجاعان ادب کا یہ نشاں ہے

یہی ہے لو چراغ معرفت کی
یہی شمع عقیدت کی زباں ہے

یہی کھیتا ہے ناؤ فکر و فن کی
اسی کے دم سے یہ کشتی رواں ہے

اترتا ہے اسی پر طائر فکر
یہ شاخ گل یہ شاخ آشیاں ہے

یہی ہے شمع بزم حال و ماضی
یہی تاریخ عالم کی زباں ہے

جہاد حق میں یہ نیزہ ہے میرا
چلے سوئے عدو تو یہ سناں ہے

تکلم میں زبان علم و حکمت
خموشی میں جواب جاہلاں ہے

یہ جو اک نغمگی ہے اس کے لب پر
یہی تو کعبۂ فن کی اذاں ہے

یہی کاتب ہے قرآن مبیں کا
شرف یہ اس کا دنیا پر عیاں ہے

یہ لکھتا ہے مرا حال محبت
یہ میری لوح دل کا رازداں ہے

کھلے جو دوستوں کی بزم میں تو
زباں اس کی محبت کی زباں ہے

حروف اس کے لئے جام و سبو ہیں
دوات اس کے لئے پیر مغاں ہے

اسی سے لکھ رہا ہوں مدح حیدرؑ
یہی تو میرے جذبوں کی زباں ہے

بہاؤ پر بہے جس طرح کشتی
زمین مدح میں ایسے رواں ہے

ہے لب پر مدح مولود حرم کی
قلم کی بانگ کعبہ کی اذاں ہے

کھنچا جاتا ہے دل سوئے حرم اب
تخیل جانب کعبہ رواں ہے

حرم اور اس کی رونق اللہ اللہ یہاں تو بزم کوثر کا سماں ہے
نہ کیوں ساقی سے میں بھی لو لگاؤں میں پیاسا ہوں وہ بحر بیکراں ہے
ہوا پھر مطلع تخئیل روشن زمین فکر بھی اب آسماں ہے
بڑا پر کیف کعبہ کا سماں ہے کسی کی آمد آمد اب یہاں ہے
حرم کی سمت وہ بیٹی اسد کی بحال اضطرار دل رواں ہے
ادھر دیوار ہے باب مقفل ادھر دیوار میں ایک در عیاں ہے
مبارک ہو کہ اب کعبہ کے اندر چراغ نور حیدرؑ ضوفشاں ہے
سمندر گر رہا ہے آب جو میں دہن ان کا محمدؐ کی زباں ہے
چراغ عرش ہے کعبہ میں روشن کہاں کی جلوہ سامانی کہاں ہے
یہ طالب ہے رضائے کبریا کا ابوطالبؑ کا یہ آرام جاں ہے
نہ کیوں سجدے کروں باب حرم پر یہ میر میکدہ کا آستاں ہے
یہ عظمت ماورا ہے ہر گماں سے علیؑ کی مدح اور میری زباں ہے
میں کیا لکھوں ثنائے شاہ مرداںؑ قلم میں اس قدر طاقت کہاں ہے
میں ہوں مداح استاد ملائک مرے منھ میں ملائک کی زباں ہے
جو خالی ہو ثنائے مرتضیٰ سے وہ لمحہ زندگی کا رائیگاں ہے
اسے دیکھا نہیں لیکن وہ صورت بصارت پر بصیرت سے عیاں ہے
علیؑ کو پیکر انساں میں بھیجا خدا انساں پہ کتنا مہرباں ہے
محمدؐ اور علیؑ اس کے مکیں ہیں یہی تو عظمت کون و مکاں ہے
بقول مصطفیؐ اک ضرب حیدرؑ دو عالم کی عبادت سے گراں ہے
شب ہجرت خریداری تو دیکھو عجب بازار ایماں کا سماں ہے
رضائے حق ادھر بکنے پہ مائل ادھر قیمت میں حاضر نقد جاں ہے
یہ دل جائے کہ سر عشق علیؑ میں یہاں کس کو غم سود و زیاں ہے

قصیدہ سن کے فرمایا علیؑ نے
یہ میرا ساحرؔ معجز بیاں ہے